جمعرات
20- جولائی 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد 45-80 نمبر 162 جمعرات-21 صفر-1416ھ' 20 وفا 1374ھش' 20 جولائی 1995ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لئے اور اس کے اعمال کو فاسد بنانے کے واسطے ہمیشہ تاک میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ نیکی کے کاموں میں بھی اس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اور کسی نہ کسی قسم کا فساد ڈالنے کی تدبیریں کرتا ہے۔

نماز پڑھتا ہے تو اس میں بھی ریا وغیرہ کوئی شعبہ فساد کا ملانا چاہتا ہے۔ ایک امامت کرانے والے کو بھی اس بلا میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ پس اس کے حملہ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس کے حملے فاسقوں فاجروں پر تو کھلے کھلے ہوتے ہیں وہ تو اس کا گویا شکار ہیں۔ لیکن زاہدوں پر بھی حملہ کرنے سے وہ نہیں چوکتا اور کسی نہ کسی رنگ میں موقع پا کر ان پر بھی حملہ کر بیٹھتا ہے جو لوگ خدا کے فضل کے نیچے ہوتے ہیں اور شیطان کی باریک در باریک شرارتوں سے آگاہ ہوتے ہیں وہ تو بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں لیکن جو ابھی خام اور کمزور ہوتے ہیں وہ کبھی کبھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 630)

خدا کی اطاعت کرو اور اس کے بندوں کو تکلیف نہ دو

بدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ اس کی عظمت کو نہ جاننا۔ اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا۔ ان کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہئے کہ دونو قسم کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں لیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ "کلام الٰہی" کو غور سے پڑھو اس پر عمل کرو۔ ہر قسم کے ٹھٹھے اور بے ہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

واقفین نو کے لئے
درخواست دعا

○ احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ تمام واقفین نو بچوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی و دنیاوی علوم و برکات سے نوازتے ہوئے نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے آئی سپیشلسٹ مکرم ڈاکٹر رشید احمد راشد صاحب آنکھوں کی اعلیٰ تعلیم میں وزیر صحت پنجاب سے گولڈ میڈل حاصل کر رہے ہیں

مکرم ڈاکٹر نفیس احمد حامد نیورو سرجن ابن مکرم عبدالسلام ظافر صاحب کو نیشنل کانفرنس آف نیورو سرجری میں بہترین ریسرچ پیپر پیش کرنے پر گولڈ میڈل دیا گیا

وسعتِ حوصلہ اور نقصان سے بچنے کا رجحان ہونا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جو بندے کا شکر ادا کرنا نہ سیکھے وہ خدا کا کہاں کر سکتا ہے۔ جو بندے کا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہیں کرتا یہ جو گہرا فلسفہ ہے یہ ہم روز مرہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں حوصلے پر بھی اس بات کا اطلاق ہوتا ہے اس لئے میں نے کہا تھا کہ یہ معمولی بات نہیں۔ بڑے ہو کر اس کے بڑے بڑے نتائج پیدا ہو سکتے ہیں وہ نقصان جس میں انسان بے اختیار ہو اس پر صبر کا نام حوصلہ ہے۔ نقصان کی طرف طبیعت کا میلان ہونا یہ حوصلہ نہیں ہے یہ بے وقوفی ہے۔ جہالت ہے اور بعض صورتوں میں یہ خود ناشکری بن جاتا ہے۔ اس لئے جب بچوں کو حوصلہ سکھاتے ہیں تو چیزوں کی

باقی صفحہ 7 پر

بڑا سعید وہ ہے جو اوّل اپنے عیوب کو دیکھے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

20- وفا 1374 ہش   20 - جولائی 1995ء

غُربت اور امارت

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ مالی فراخی انسان کے لئے بہت سی آسانیاں پیدا کر دیتی ہے۔ وہ راحت کے سامان فراہم کر کے اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو مالی فراخی بھی انسان کے لئے مشکلات کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کا مزاج بھی بدل سکتی ہے۔ اس کے اقوال و اعمال پر بھی برا اثر ڈال سکتی ہے۔ اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ ایسا ہو لیکن ایسا ہونے کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ پر جہاں تک غریبی کا تعلق ہے عام حالات میں پریشان کن ہی ہوتی ہے نہ کھانے کو میسر نہ پہننے کی آسانی۔ ہر بات مشکل۔ اور یہ مشکل انسان کو بعض اوقات مایوسی کی طرف دھکیل دیتی ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ مایوسی انسان سے بہت سے ایسے اعمال سرزد کروا دیتی ہے جنہیں کسی طرح بھی سراہا نہیں جا سکتا۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ غریبی بہت سی باتوں کے آگے روک بن جاتی ہے اور کئی خرابیاں ایسی ہیں جو انسان میں پیدا نہیں ہونے دیتی۔ کسی غریب میں تکبر پیدا نہیں ہو سکتا۔ کسی غریب میں دوسروں پر تنقید کرتے ہوئے اپنے آپ کو بہتر سمجھ کر یہ جذبہ پیدا نہیں ہونے دیتا کہ دوسرے لوگ کمتر ہیں اور وہ برتر۔ لیکن بہر حال اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عام حالات میں غریب لوگوں کی زندگی مشکلات ہی سے دوچار ہوتی ہے اور ان کے دل میں ہمیشہ یہ بات جمی رہتی ہے کہ آخر ان کا کیا قصور ہے۔ یہ سوچتے ہوئے وہ بعض اوقات خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی قدرت پر بھی اعتراض کرنے لگتے ہیں۔ اگر سوچا جائے تو یہ کوئی ایسی بات بھی نہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ امارت وراثتاً بھی مل سکتی ہے اور اسی طرح غریبی بھی وراثت میں پلے پڑ سکتی ہے لیکن یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں کہ انسان کی جدوجہد ان میں تبدیلی لا سکتی ہے 'غریب کوشش کرے تو امیر ہو سکتا ہے اور اس کی ساری مزعومہ مشکلات دور ہو سکتی ہیں اور آج کل تو یہ کہا جاتا ہے کہ غریبی آدھی نسل کی مار ہے یعنی غریب آدمی کا بیٹا بیرونی ملک چلا جائے تو اس کا مٹی کا گھروندا سیمنٹ سے بن جاتا ہے۔ لیکن بہر حال ہمیں غربت اور امارت پر از خود کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی ما میں آپ کے لئے) نے جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ ہم آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

"غریبوں کو ہرگز بے دل نہ ہونا چاہئے۔ ان کا قدم آگے ہی ہے لیکن وہ کوشش کریں کہ تھوڑی بہت جو کسر ہے وہ نکال دیویں۔ کیونکہ بعض وقت ان لوگوں سے غریبی میں بھی بڑے بڑے گناہ صادر ہو جاتے ہیں۔ صبر نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ معاش کی قلت ہو تو چوری ڈاکہ اور دوسرے جرائم شروع کر دیتے ہیں۔ ایسی حالتوں میں صبر کرنا چاہئے۔ اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف ہرگز مائل نہ ہونا چاہئے۔ غربت اور کم رزقی دراصل انسان کو انسان بنانے کے لئے بڑی کیمیا ہے۔ بشرطیکہ اس کے ساتھ اور قصور نہ ہوں۔"

آرزوؤں کا جال بُنتا ہوں
اور اُمیدوں کا لگ رہا ہے ڈھیر
میری آنکھیں ہیں تشنہ تشنہ سی
ہو گیا ہے اگرچہ پیٹ تو سیر

ابو الاقبال

○

بزم یاراں میں کوئی شخص ہے بہتر مجھ سے؟
یہ سوال آپ نے بھی پوچھا ہے اکثر مجھ سے

کب ملو کب نہ ملو میں نہیں کہتا کچھ بھی
آپ یہ بات سمجھ سکتے ہیں بہتر مجھ سے

کس طرح فکر معاصی میں کٹے شام و سحر
کاش پوچھے نہ کبھی داورِ محشر مجھ سے

میرے آباء کی شرافت مرا سرمایہ ہے
چھین سکتا نہیں کوئی مرا جوہر مجھ سے

چند قطرے ہیں مرے دل میں جو دے سکتا ہوں
مانگتی ہیں مری آنکھیں تو سمندر مجھ سے

میں خیالات کو کیوں لے کے خلا میں پہنچوں
دو قدم آگے چلا ہے مرا خنجر مجھ سے

ایک سایہ شبِ مہتاب میں آتا ہے نظر
دیکھتا ہے مرے محبوب کو چُھپ کر مجھ سے

مجھ کو ہر موج سے ٹکرانے کی ہمت تو نہیں
حوصلہ اپنا بھی ہوتا نہیں باور مجھ سے

آؤ مل بیٹھ کے دُکھ درد کی باتیں کرلیں
اب سنبھالا نہیں جاتا مرا اندر' مجھ سے

میں جو کہتا ہوں نسیم آپ بھی سُن پائیں کبھی
اب بہت کم ہیں زمانے میں قلندر مجھ سے

نسیم سیفی

یہ بات خوب ذہن نشین رہنی چاہئے کہ آخر ایک نہ ایک دن دنیا اور اس کی لذتوں کو چھوڑنا ہے تو پھر کیوں نہ انسان اس وقت سے پہلے ہی ان لذات کے ناجائز طریق حصول چھوڑ دے۔ موت نے بڑے بڑے راستبازوں اور متبولوں کو نہیں چھوڑا۔ اور وہ نوجوانوں یا بڑے سے بڑے دولت مند اور بزرگ کی پروا نہیں کرتی۔ پھر تم کو کیوں چھوڑنے لگی۔ پس دنیا اور اس کی راحتوں کو زندگی کے منجملہ اسباب سے سمجھو اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا ذریعہ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ خیال بھی صحیح نہیں کہ ہر ایک بولی انسان کی ایجاد ہے بلکہ بکمال تحقیق ثابت ہے کہ موجد اور خالق انسان کی بولیوں کا وہی خدائے قادر مطلق ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے انسان کو پیدا کیا اور اس کو اسی غرض سے زبان عطا فرمائی کہ تا وہ کلام کرنے پر قادر ہو سکے۔ اگر بولی انسان کی ایجاد ہوتی تو اس صورت میں کسی بچہ نو زاد کو تعلیم کی کچھ بھی حاجت نہ ہوتی۔ بلکہ بالغ ہو کر آپ ہی کوئی بولی ایجاد کر لیتا۔ لیکن بہ بداہت عقل ظاہر ہے کہ اگر کسی بچہ کو بولی نہ سکھائی جائے تو وہ کچھ بول نہیں سکتا اور خواہ تم اس بچے کو یونان کے کسی جنگل میں پرورش کرو یا انگلینڈ کے جزیرے میں چھوڑ دو۔ خواہ تم اس کو خط استوا کے نیچے لے جاؤ۔ تب بھی وہ بولی سیکھنے میں تعلیم کا محتاج ہو گا۔ اور بغیر سکھانے کے بے زبان رہے گا۔

اور اس خیال کی تائید میں یہ وہم پیش کرنا کہ ہم بچشم خود دیکھتے ہیں کہ بولیوں میں ہمیشہ صدہا طرح کے تغیر و تبدل خود بخود ہوتے رہتے ہیں جن سے بولیوں میں انسانی تصرف کا ثبوت ملتا ہے سو واضح ہو کہ یہ وہم سراسر دھوکہ ہے۔ تغیرات کہ جو ہمیشہ بولیوں کو لگے ہوئے ہیں یہ انسان کے ارادہ اور اختیار سے ظہور میں نہیں آتے۔ اور نہ یہ کچھ قاعدہ مقرر ہو سکتا ہے کہ خود انسان کی طبیعت کسی خاص خاص وقتوں میں بولیوں میں تغیر و تبدل کرتی رہتی ہے۔ بلکہ عمیق نظر سے معلوم ہو گا کہ یہ تغیرات بھی اس علت العلل کے ارادہ اور اختیار سے وقوع میں آتے رہتے ہیں جیسے یہ تمام تغیرات سماوی و ارضی اس کے خاص ارادہ سے ظہور پذیر ہیں۔

یہ امر کبھی ثابت نہیں ہو سکتا کبھی انسانوں نے متفق ہو کر یا الگ الگ ان تمام بولیوں کو ایجاد کیا تھا جو دنیا میں بولی جاتی ہیں۔ اور اگر کوئی یہ وہم پیش کرے کہ جس طرح طبعی طور پر خدا تعالیٰ بولیوں میں ہمیشہ تغیر و تبدل کرتا رہتا ہے۔ کیوں جائز نہیں کہ ابتدا میں بھی اسی طور پر بولیاں ایجاد ہو گئی ہوں۔ اور کوئی خاص الہام نہ ہوا ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابتدائے زمانہ کے لئے عام قانون قدرت یہی ہے کہ خدا نے ہر ایک چیز کو اپنی قدرت محض سے پیدا کیا تھا۔ آسمان اور زمین اور سورج اور چاند اور خود انسان کی فطرت پر نظر کرنے سے معلوم ہو گا کہ وہ ابتدائی زمانہ محض قدرت نمائی کا زمانہ تھا جس میں اسباب معتادہ کی ذرہ آمیزش نہ تھی۔ اور اس زمانہ میں جو کچھ خدا نے پیدا کیا وہ ایسی اعلیٰ قدرت سے کیا جس میں عقل انسان حیران ہے۔........اس زمانہ کی نظیر میں اس زمانہ کے حالات پیش کرنا درست نہیں ہے۔ مثلاً اب کوئی بچہ انسان کا بغیر ذریعہ ماں اور باپ کے پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر اس ابتدائی زمانہ میں بھی انسان کا پیدا ہونا والدین کے وجود پر ہی موقوف ہوتا تو پھر کیونکر یہ دنیا پیدا ہو سکتی؟ علاوہ اس کے جو تغیرات بولیوں میں طبعی طور پر ہوتے رہتے ہیں۔ ان تغیرات میں اور اس دوسری صورت میں کہ جب بولی عدم محض سے پیدا کی جائے بڑا فرق ہے۔ کسی موجودہ بولی میں کچھ تغیر ہونا شئے دیگر ہے اور عدم محض سے ایک بولی کا من کل الوجوہ پیدا ہو جانا یہ اور بات ہے۔

خدا تعالیٰ کا معاملہ ہر ایک محض سے بقدر تعلق ہوتا ہے۔ اور گو محبوبین الٰہی پر مصائب بھی پڑتی ہیں مگر نصرت الٰہی نمایاں طور پر ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ اور غیرت الٰہی ہرگز ہرگز گوارا نہیں کرتی کہ ان کو ذلیل اور رسوا کرے۔ اور اس کی محبت گوارا نہیں کرتی کہ ان کا نام دنیا سے مٹا دے اور کرامات کی اصل بھی یہی ہے کہ جب انسان اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا کا ہو جاتا ہے اور اس میں اور اس کے رب میں کوئی حجاب باقی نہیں رہتا۔ اور وہ وفا اور صدق کے تمام ان مراتب کو پورے کر کے دکھلاتا ہے جو حجاب سوز ہیں تب وہ خدا کا اور اس کی قدرتوں کا وارث ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ طرح طرح کے نشان اس کے لئے ظاہر کرتا ہے جو بعض بطور دفع شر ہوتے ہیں اور بعض بطور افاضہ خیر اور بعض اس کی ذات کے متعلق ہیں۔ اور بعض اس کے اہل و عیال کے متعلق اور بعض اس کے دشمنوں کے متعلق اور بعض اس کے دوستوں کے متعلق۔ اور بعض اس کے اہل وطن کے متعلق اور بعض عالمگیر اور بعض زمین سے اور بعض آسمان سے۔ غرض کوئی نشان ایسا نہیں ہوتا جو اس کے لئے دکھلایا نہیں جاتا اور یہ مرحلہ دقت طلب نہیں اور کسی بحث کی اس جگہ ضرورت نہیں۔ کیونکہ اگر درحقیقت کسی شخص کو یہ تیسرا درجہ نصیب ہو گیا ہے جو بیان ہو چکا ہے تو دنیا ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی' ہر ایک جو اس پر گرے گا۔ وہ پاش پاش ہو جائے گا اور جس پر وہ گرے گا اس کو ریزہ ریزہ کر دے گا۔ کیونکہ اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ اور اس کا منہ خدا کا منہ ہے۔ اور اس کا وہ مقام ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

اس (-) میں یہ قاعدہ بتایا ہے کہ ظالم سے تعلق رکھنے والا خود بھی اس کی سزا میں شریک ہو جائے گا۔ اور (پہلی بات سے) اس کا یہ تعلق ہے کہ اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ دوسروں کی نگرانی اور خبر گیری رکھو کہ وہ بھی استقامت پر رہیں اور یہ ظاہر ہے کہ اگر صاحب ایمان ایسا نہ کریں گے تو دوسرے لوگ استقامت کو چھوڑ کر ظالم بن جائیں گے۔ اور سزا کے مستحق ٹھہریں گے۔ اس لئے اس قاعدہ کی طرف توجہ دلائی کہ جو چیزیں آپس میں تعلق رکھتی ہیں وہ ایک دوسرے کے اثر کو قبول کرتی ہیں۔ پس اگر تم ظالموں کی طرف جھکو گے تو وہ خرابیاں جو ان میں پائی جاتی ہیں وہ تم میں بھی سرایت کر جائیں گی۔ اور ان کا بگڑنا تمہارا ہی بگڑنا ہو گا۔

غرض یہ سمجھایا ہے کہ اپنے عزیزوں سے قطع تعلق کرنا بھی ایک قسم کی موت ہے اور اگر وہ ظالم ہوں تو ان سے تعلق رکھنا بھی ایک موت ہے۔ پس اصل راہ یہی ہے کہ ان کی اصلاح کرو۔ اور انہیں بگڑنے نہ دو۔ تاکہ تعلق توڑنا بھی نہ پڑے اور ان کا تعلق خرابی کا موجب بھی نہ ہو۔

دوسرے اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ پہلے جو یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے ظلم سے منع کیا تھا۔ تو اس کا صرف یہ مطلب نہ تھا کہ اپنے ہاتھ سے ظلم نہ کرو۔ بلکہ ظالم کا کسی رنگ میں ممد ہونا یا اس کا ساتھ دینا بھی ظلم ہی ہے۔ اور انسان کو سزا کا مستحق بنا دیتا ہے۔ بہت سے لوگ ہیں کہ جو خود تو ظلم نہیں کرتے مگر دوستوں کے ظلم پر پردہ ڈالتے ہیں اور ان کو سزا سے بچانے کے لئے کوشش کرتے ہیں انہیں اس سے اجتناب چاہئے۔

(-) سے یہ بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ ظالم کے پاس صرف کسی کام کے لئے جانا سزا کا مستحق نہیں بنا دیتا۔ بلکہ جب انسان ظالم کے ظالمانہ افعال میں تسکین محسوس کرے اور اس پر نفرت کا اظہار نہ کرے تب سزا کا مستحق ہوتا ہے۔

اخلاق کی جڑ

اخلاق کی جڑ چند قوتیں ہیں جو نہ صرف انسانوں میں بلکہ حیوانات میں بلکہ نباتات میں بلکہ جمادات میں بھی پائی جاتی ہیں اور نہ صرف جمادات میں ہی پائی جاتی ہیں بلکہ ان ذرات میں بھی پائی جاتی ہیں جن سے جمادات بنتے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو انسان سے اتر کر حیوان میں بھی انسان کے مشابہ اعمال پائے جاتے ہیں۔ انسان میں غصہ ہے حیوان میں بھی غصہ ہے۔ انسان محبت کرتا ہے حیوان بھی محبت کرتا ہے۔ اب ہم اس سے اور نیچے چلتے ہیں۔ یعنی نباتات کو لیتے ہیں۔ ان میں بھی ہمیں ایسے افعال ملتے ہیں جو حیوانات اور انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔ وہاں یہ فرق بے شک ہے کہ نباتات میں وہ افعال نہایت ادنیٰ درجہ کے نظر آتے ہیں۔ مثلاً جس طرح انسان میں لینے اور دینے کی خواہش ہے اسی طرح نباتات میں بھی ہوتی ہے۔ اور اب نئی تحقیقات سے ثابت ہو گیا ہے کہ قریباً تمام نباتات میں نر و مادہ ہیں (گو کلام اللہ میں یہ مضمون پہلے سے بیان ہو چکا ہے) اور جب نر مادہ سے ملے تو پھل بنتا ہے۔ کھجور سے متعلق یہ بات ہزاروں سال سے معلوم ہو چکی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نباتات میں بھی شہوت موجود ہے۔ پھر ان میں غصہ بھی پایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر بوس نے آلات کے ذریعے یہ ثابت کر دیا ہے۔ موٹی مثال چھوئی موئی کی بوٹی دیکھ لو۔ انگلی لگاؤ تو سکڑ جائے گی۔ اگر اس کے پھل کو ہاتھ لگایا جائے تو اپنے اندر کا بیج باہر پھینک کر سکڑ جاتا ہے۔ امریکہ میں ایک درخت ہے اگر گوشت والی چیز اس کے قریب جائے۔ تو خوش ہو کر پھیل جاتا ہے اور اگر وہ چیز اس کے ساتھ لگ جائے تو سکڑ جاتا ہے اور اس کا خون چوس کر اسے پھینک دیتا ہے۔ اس قسم کی مثالوں سے ثابت ہے کہ نباتات میں بھی یہ احساس پائے جاتے ہیں۔

اب ہم اور نیچے چلتے ہیں اور جمادات کو لیتے ہیں۔ کہتے ہیں انسان میں محبت ایک بہت اعلیٰ خلق ہے۔ مگر محبت کیا ہے۔ محبت اپنی طرف کھینچنے کو کہتے ہیں۔ پھر کیا مقناطیس لوہے کو اپنی طرف نہیں کھینچتا۔ اس میں بھی یہ جذبہ ہے مگر بہت سادہ جذبہ ہے۔ اس کے مقابلہ میں بجلی کی ایک ہی قسم کی طاقت اگر دو چیزوں میں پیدا کر دی جائے تو وہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے پیچھے ہٹتی ہیں۔ گویا ایک دوسرے سے نفرت کا اظہار کرتی ہیں۔ پس ثابت ہو گیا کہ محبت اور کشش' نفرت اور غصے کا مادہ جمادات میں بھی پایا جاتا ہے۔

(ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

☆ "اگر ہم ان (واقفین نو) کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت کا صحیح مفہوم

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء کے موقعہ پر فرمایا:۔

"میں یہ نہیں کہتا کہ تم میں سے سارے کے سارے ایسے ہیں جنہیں اس بات کا احساس نہیں کہ وہ کس مقصد اور مدعا کو لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اس کے لئے کس قدر سعی اور کوشش کی ضرورت ہے۔ بڑے بڑے مخلص بھی ہیں۔ ایک دوست جن کی تنخواہ ساٹھ روپے ماہوار ہے انہوں نے اپنی آمدنی کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ہوئی ہے۔ یعنی بیس روپے ماہوار چندہ دیتے ہیں۔ جب چندہ خاص کی تحریک ہوئی تو اس میں انہوں نے تین ماہ کی تنخواہ دے دی۔ اور اس طرح وہ مقروض ہو گئے۔ اس پر انہوں نے خط لکھا کہ کیا میں قرضہ ادا ہونے تک ۱/۱۰ حصہ آمد کا چندہ میں دے سکتا ہوں۔ مگر اس سے پانچ چھ دن بعد ان کا خط آگیا کہ مجھے پہلا خط لکھنے پر بہت افسوس ہوا۔ میں اپنی آمد کا ۱/۳ حصہ ہی چندہ میں دیا کروں گا۔ تو ایک حصہ جماعت کا ایسے مخلصین کا بھی ہے اور یہ بہت بڑا حصہ ہے مگر میں باقیوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بھی ایسے ہی بنیں۔ ہماری تو یہ حالت ہونی چاہئے کہ ایک قطرہ بھی ہمارے اپنے لئے نہ ہو بلکہ ہمارے لئے وہی رہنا چاہئے جو ہمارا نہیں رہا۔ یعنی جان بچانے ستر ڈھانکنے پہ جو خرچ ہو وہ کیا جائے۔ باقی سب کچھ خدا کے لئے سمجھا جائے۔ دیکھیں آپ لوگ جماعت میں داخل ہو کر جو وعدہ کرتے ہیں وہ کتنا بڑا ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ ہماری جان' ہمارا مال' ہماری عزت' ہماری آبرو' ہمارا آرام' ہماری آسائش' ہماری دولت' ہماری جائیداد' غرض کہ ہمارا سب کچھ خدا کا ہو گیا۔ یہ بیعت کے معنی ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ میرا ہے وہ میرا نہیں بلکہ خدا ہی کا ہے۔ مثلاً سو روپیہ تنخواہ ہے تو اس کی نہیں بلکہ خدا کے لئے ہو گئی۔ پھر "جو کچھ" میں جان بھی شامل ہے۔ یہ بھی اس کی نہیں پھر "جو کچھ" بیوی بچے ہیں یہ بھی اس کے نہیں۔ کوئی عزت اور عہدہ ہے یہ بھی اس کا نہیں۔ یہ اقرار کرنے کے بعد اگر کوئی شخص چندہ خاص کے وقت کہے کہ یہ بہت بڑا بوجھ ہے تو وہ بتائے بیعت کرتے وقت اس نے جو اقرار کیا تھا اس کا کیا مطلب ہوا۔ یا تو یہ مانو کہ اس کا یہ مطلب تھا کہ بیعت کرنے یعنی اپنا سب کچھ بیچ دینے سے مراد سارا جسم مراد نہ تھا۔ بلکہ ایک ٹانگ یا ایک ہاتھ مراد تھا۔ یا اس سے مراد سارا مال نہ تھا بلکہ اتنا اتنا مال تھا۔ تو اس کی رعایت رکھ لی جائے۔ لیکن اگر یہ اقرار تھا کہ میں اپنا سارا مال'' جان' بیوی' بچے' عہدے سب تجھے دیتا ہوں تو پھر وہ کس منہ سے کہہ سکتا ہے کہ بوجھ بڑھ گیا۔ بوجھ کے معنے تو یہ ہیں کہ گویا وہ کہتا ہے جس قدر دینے کا میں نے اقرار کیا تھا اس سے زیادہ دینا پڑ گیا۔ یا جس چیز کے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی دینی پڑی۔ حالانکہ اس کا اقرار یہ ہے کہ اس نے اپنا سب کچھ دے دیا۔ ایسی حالت میں وہ بوجھ کس طرح کہہ سکتا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ تمام دوست بیعت کے صحیح مفہوم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے اور دین حق کے لئے جو کچھ کرنا پڑے گا اور جب تک خرچ کرنا پڑے گا۔ کریں گے۔ کیونکہ جب تک اس بات میں خوشی محسوس نہ ہو کہ دین حق کے لئے سب کچھ قربان کر دیا جائے گا۔ اس وقت تک ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا کرے ایسا ہی ہو۔"

ہماری تاریخ

بیت الفضل لندن کے لئے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ۷۔ جنوری کو مستورات میں صبح کے وقت اور اسی دن شام کے وقت مردوں میں اور پھر ۹۔ جنوری کو خطبہ میں ۳۰ ہزار روپے جمع کرنے کی تحریک فرمائی۔ گیارہ تاریخ تک قادیان کی غریب جماعت کا چندہ بارہ ہزار تک پہنچ گیا۔ اس غیر معمولی قربانی پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا:۔

"اس غریب جماعت سے اس قدر چندے کی وصولی خاص تائید الٰہی کے بغیر نہیں ہو سکتی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اس چندہ کے ساتھ شامل ہے۔ ان دنوں میں قادیان کے لوگوں کا جوش و خروش دیکھنے کے قابل تھا۔ اور اس کا وہی لوگ ٹھیک اندازہ کر سکتے ہیں جنہوں نے اس کو آنکھوں سے دیکھا ہو۔ مرد اور عورت اور بچے سب ایک خاص نشہ محبت میں مخمور نظر آتے تھے۔ کئی عورتوں نے اپنے زیور اتار دئے۔ اور بہتوں نے ایک دفعہ چندہ دے کر پھر دوبارہ جوش آنے پر اپنے بچوں کی طرف سے چندہ دینا شروع کر دیا۔ پھر بھی جوش کو دبتا نہ دیکھ کر اپنے وفات یافتہ رشتہ داروں کے نام سے چندہ دیا۔ کیونکہ جوش کا یہ حال تھا کہ ایک بچہ نے جو ایک غریب اور محنتی آدمی کا بیٹا ہے مجھے ساڑھے تیرہ روپے بھیجے۔ کہ مجھے جو پیسے خرچ کے لئے ملتے تھے ان کو میں جمع کرتا رہتا تھا۔ وہ میں سب کے سب اس چندہ کے لئے دیتا ہوں۔ نہ معلوم کن کن امنگوں کے ماتحت اس بچے نے وہ پیسے جمع کئے ہوں گے۔ لیکن اس کے مذہبی جوش نے خدا کی راہ میں ان پیسوں کے ساتھ ان امنگوں کو بھی قربان کر دیا۔ مدرسہ احمدیہ کے غریب طالب علموں نے جو ایک سو سے بھی کم ہیں اور اکثر ان میں سے وظیفہ خوار ہیں ساڑھے تین سو روپیہ چندہ لکھوایا۔ ان کی مالی حالت کو مدنظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے کئی ماہ کے لئے اپنی اشد ضروریات کے پورا کرنے سے بھی محرومی اختیار کر لی......... یہ حال عورتوں اور بچوں کا تھا۔ جو بوجہ کم علم یا قلت تجربہ کے دینی ضروریات کا اندازہ پوری طرح نہیں کر سکتے تھے۔ تو مردوں کا کیا حال ہو گا۔ اس سے خود خیال کیا جا سکتا ہے کہ بڑی تعداد ایسے آدمیوں کی تھی جنہوں نے اپنی ماہوار آمدنیوں سے زیادہ چندہ لکھوایا۔ بعض لوگوں کا حال مجھے معلوم ہوا کہ جو کچھ نقد پاس تھا انہوں نے دے دیا اور قرض لے کر کھانے پینے کا انتظام کیا۔ ایک صاحب نے جو بوجہ غربت زیادہ رقم چندہ میں داخل نہیں کر سکے تھے نہایت حسرت سے مجھے لکھا کہ میرے پاس اور تو کچھ نہیں میری دکان کو نیلام کر کے چندہ میں دے دیا جائے.........لوگوں نے بجائے آہستہ آہستہ ادا کرنے کے زیورات وغیرہ فروخت کر کے اپنے وعدے ادا کر دئے۔

ابن العطاء

میرا کالم

ہم اسے حاصل مطالعہ تو نہیں کہتے۔ کیونکہ اب یوں لگتا ہے کہ مطالعہ کے دن بیت چکے ہیں۔ یعنی اتنا مطالعہ جتنے کو واقعی مطالعہ کہا جا سکے۔ ورنہ تو ایک چھوٹی سی بات پڑھ کر بھی اسے مطالعہ کے زمرے میں لا سکتے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ لائبریریاں چھان مارنے کا موقعہ تھا۔ اور ایسا کیا بھی۔ خاص طور پر مذہبی کتب اور سوانح عمریاں۔ لیکن اب اتنا وقت نہیں ہے۔ اتنی فرصت نہیں ہے اور شائد یہ بات بھی بہت غلط نہ ہو کہ اب ویسا ذوق بھی نہیں ہے۔ پڑھنے کے وقت پڑھ لیا۔ اور ان دنوں کچھ تھوڑا بہت لکھ بھی لیا۔ لیکن اب یوں لگتا ہے کہ لکھنے کا وقت ہے۔ پڑھنے کا وقت نہیں بہرحال جو بات ہم بتانے لگے ہیں اس کا کسی خاص مطالعہ سے تعلق نہیں کچھ تھوڑا سا پڑھا ہے اور اس سے کچھ تھوڑی سی بات اخذ کی ہے۔ بات یہ ہے کہ ایک لمبے عرصے تک کم ال سنگ ساری دنیا کے اخبارات پر چھائے ہوئے تھے۔ پورے پورے صفحے کے اشتہارات ان کے متعلق چھپتے تھے۔ بہت مشہور تھے۔ اور مشہور تو ہونا ہی تھا۔ جس شخص کی تصویر اور جس کے کارنامے دنیا بھر کے اخبارات میں لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے کی لاگت سے چھپتے ہوں۔ جس کا چہرہ بار بار سامنے آتا ہو وہ مشہور نہیں ہو گا تو اور کیا ہو گا۔ اب وہ اس دنیا میں نہیں ہیں ان کے بیٹے کم یِنگ سانگ ان کی جگہ اپنے ملک کے صدر ہیں۔

انہوں نے اپنی ایک خوبی یہ بتائی ہے کہ وہ اپنے ملک سے کرپشن کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اور ہر شخص کے لئے انصاف مہیا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہی دو باتیں کسی قوم کی عزت کا باعث ہوتی ہیں۔ کرپشن ہو تو ملک ذلیل ہو جاتا ہے۔ انصاف نہ ملے تو ملک بدنام ہو جاتا ہے۔ انہوں نے جب سے صدارت سنبھالی ہے اپنے اس فیصلہ پر قائم ہیں اور لگتا ہے کہ شدت سے قائم ہیں کہ کرپشن نہیں ہونے دیں گے اور انصاف ہر شخص کو ملے گا۔ یہ بات پڑھ کر ہمیں خیال آیا کہ کرپشن تو واقعی مٹا کر رکھ دیں گے۔ لیکن انصاف دلوا سکیں گے یا نہیں۔ یہ کچھ شک و شبہ والی بات ہے۔ اس لئے کہ بے انصافی کے بے شمار طریقے ہیں۔ بعض ایسے جو بظاہر نظر آ جاتے ہیں اور بعض ایسے جو نظروں سے اوجھل رہ کر کام کرتے ہیں۔ لیکن بہرحال ان کا ارادہ بہت اچھا ہے۔ کرپشن کے سلسلے میں تو انہوں نے حکومت سے کہا ہے کہ ان کا ایک رشتہ دار جو کرپشن میں ملوث ہے اسے گرفتار کر کے اس پر مقدمہ چلایا جائے اور اسے سزا دی جائے۔ یہ شخص ان کا قریبی رشتہ دار ہے۔ اور شائد وہ ایک عرصے سے یہ سمجھتا ہو کہ جس فیملی کے ساتھ میرا تعلق ہے۔ اس کو سامنے رکھتے ہوئے مجھ پر ہاتھ ڈالنا آسان نہیں۔ اور جب انسان کو اس بات پر اعتماد ہو جاتا ہے کہ اس پر کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ تو وہ یقیناً برائیوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ بہرحال کم یِنگ سانگ نے اپنی حکومت سے کہا ہے کہ وہ ان کے افسر رشتہ دار کو حراست میں لیں۔ اس پر مقدمہ چلائیں۔ اور اس کو سزا دلوائیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو یقیناً ملک کو نیک نامی ملے گی۔ لوگوں میں اعتماد پیدا ہو گا۔ رشوت لینے والے خوف زدہ ہو جائیں گے۔

دوسری بات جو انہوں نے کہی ہے وہ یہ ہے کہ چالیس سال تک وہ سیاست میں رہے ہیں۔ اور وہ خوب جانتے ہیں کہ انہوں نے جمہوریت کے لئے کیسی کیسی کوششیں کی ہیں۔ اور کتنے مشکل حالات میں سے گزرے ہیں۔ لیکن ان کا کہنا ہے کہ اب صدر بن کر انہیں پتہ چلا کہ اصل مشکلات وہ نہیں تھیں جو جمہوریت کو قائم اور مستحکم کرنے کے لئے پیش آتی تھیں۔ مشکلات تو

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

نگار پاکستان

نگار کے بانی کی وفات کے بعد ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے پاکستان سے نگار پاکستان کے نام سے ان کی اس یادگار کو قائم رکھا ہے۔ مئی ۱۹۹۵ء کا شمارہ ہمارے پیش نظر ہے۔ اس کے "ملاحظات" میں مدیر محترم فرماتے ہیں:۔

یہ مئی کا مہینہ ہے اس کی تیرھویں اور ۲۴ویں تاریخ مجھے بھلائے نہیں بھولتی۔ ۱۳۔ مئی کو مولانا حسرت موہانی نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ ۲۴۔ مئی کو علامہ نیاز فتح پوری نے رحلت فرمائی۔ گویا زندگی بھر کی دوستی آخری سانس تک نبھائی۔ دونوں ہم عصر تھے۔ ہم مدرسہ اور ہم درس تھے۔ ایک ہی استاد یعنی مولانا سید ظہور الاسلام کے شاگرد خاص تھے۔ مدرسہ اسلامیہ فتح پور کے نامور طالب علم تھے۔ فتح پور کی علمی و ادبی فضاؤں میں ساتھ ساتھ پلے بڑھے تھے۔ اور ساتھ ساتھ میدان شعر و ادب کی طرف قدم بڑھایا تھا۔

دونوں سے میری نیاز مندی تھی ملاقات کا شرف حاصل تھا۔ حسب توفیق دونوں سے فیض اٹھایا ہے دونوں کے ساتھ کچھ وقت گزارا ہے۔ اور دونوں میں انفرادیت اور عظمت کی بعض ایسی خوبیاں نظر آئی ہیں جو اردو کے کسی اور ادیب و شاعر کے ہاں دیکھنے میں نہیں آئیں۔

دونوں میں کئی اکتسابی اوصاف مشترک تھے۔ عربی فارسی' ہندی اور انگریزی زبانوں سے گہری واقفیت کے ساتھ دونوں کو شعر و ادب سے یکساں دلچسپی تھی۔ ایک رئیس المتغزلین کے لقب سے سامنے آیا دوسرا بے باک اور بے لاگ نقاد کہلایا ایک نے اردوئے معلّٰی کے نام سے رسالہ جاری کیا۔ دوسرا نگار کا بانی کہلایا۔ اس ہم زبانی اور ہم خیالی اور ہم عمری اور ہم درسی کے طفیل اگر دونوں نے ایک ساتھ مئی کے مہینے میں وفات پائی تو چنداں تعجب کی بات نہیں۔ دیرینہ رفاقت کا تقاضا یہی تھا۔

مئی کا نگار ایک مدت سے ان دونوں بزرگوں کے لئے وقف ہوتا ہے سو اب کے بھی ہے۔ دونوں غالب کے شیدائی تھے اور دونوں نے کلام غالب کی شرح لکھی ہے۔ اس لئے مناسب یہ خیال کیا گیا کہ مئی کے نگار میں دونوں کی شرحوں کے نمونے دیئے جائیں چنانچہ زیر نظر شمارہ غالب کے متداولہ دیوان کی ۲۸ویں غزل تک شرح پر مبنی ہے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ غالب کی تفہیم میں مدد ملے گی بلکہ مولانا حسرت اور علامہ نیاز کے ذہن نکتہ رس کا بھی اندازہ ہو سکے گا۔

اس کے بعد پہلے نیاز ہی کی طرف سے مشکلات غالب پر ایک نوٹ شائع کیا گیا ہے۔ اس نوٹ میں نیاز فتح پوری کہتے ہیں:۔

غالب کے یہاں اتنے مختلف رنگ کے اشعار نظر آتے ہیں کہ اگر ہم اس کے دیوان کو زنجیر فرض کرلیں تو اس میں ہمیں کوئی کڑی کسی رنگ کی نظر آئے گی اور کوئی کڑی کسی رنگ کی۔

اس کے یہاں تصوف و حکمت بھی ہے وعظ و نصیحت بھی۔ خالص عاشقانہ رنگ بھی ہے اور رندانہ شوخی و بے باکی بھی۔ بلندی تخیل بھی ہے اور سطحی نقاشی بھی۔ گویا وہ ایک گلدستہ ہے۔ مختلف رنگ کے پھولوں کا۔ جس میں ہر شخص کو اپنے اپنے ذوق و پسند کا پھول مل جاتا ہے۔ اور غالباً یہی سبب اس کے قبول عام کا ہے۔

غالب کا نام سنتے ہی اس کی مشکل پسندی اور دقیق نگاری ہمارے سامنے آجاتی ہے۔ اور اس میں شک نہیں وہ فطرتاً عام راہ سے ہٹ کر اپنی راہ الگ پیدا کرنے والا بڑا مشکل پسند انسان تھا۔ اور بیان کے نئے زاویے تلاش کرنے کے لئے اس کا خیال ہمیشہ دماغ کی پیچیدہ راہوں سے گزر کر سامنے آتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ اپنے سہل و سادہ اشعار میں بھی کوئی نہ کوئی گرہ ضرور چھوڑ جاتا تھا۔ چہ جائیکہ حکمت و تصوف کے دقیق اشعار کہ انہیں تو معنوی نزاکت اور ندرت خیال کے لحاظ سے مشکل ہونا ہی چاہئے۔

یہی وجہ تھی کہ مولانا حالی کو بھی یادگار غالب میں اس کے بعض اشعار کی شرح کرنا پڑی۔ اور اس کے بعد یہ سلسلہ ختم نہ ہوا۔ یہاں تک کہ کلام غالب کی متعدد شرحیں وجود میں آگئیں۔

اس میں شک نہیں کہ شارحین غالب نے اپنے اپنے ذوق کے لحاظ سے خاصی ژرف نگاہی سے کام لیا ہے۔ بعض نے لفظی اور لغوی تحقیق کو سامنے رکھا بعض نے اس عقیدے کی بناء پر کہ غالب کے کلام میں کسی خامی کا پایا جانا ممکن ہی نہیں اس کے بے معنی اشعار میں بھی کھینچ تان کر کوئی نہ کوئی مفہوم پیدا کرنے کی کوشش کی۔

بعض شارحین ایسے بھی ہیں جن کو غالب کا ہر شعر حکمت و فلسفہ نظر آیا۔ اور اس کی شرح و تفسیر میں وہ غالب سے زیادہ ناقابل فہم ہو کر رہ گئے۔ بعض شرحوں میں بہت اختصار و اجمال پایا جاتا ہے اور بعض میں ضرورت سے زیادہ اطناب۔ اس لئے ان تمام شرحوں کے ہوتے ہوئے بھی ایک معتدل قسم کی شرح کی ضرورت یقیناً باقی تھی۔ اور بعض احباب نے مجھ سے ایسی شرح لکھنے کی بارہا خواہش بھی کی لیکن میں اس کے لئے وقت نہ نکال سکا۔

اس دوران میں اکثر طلباء میرے پاس آئے۔ اور انہوں نے غالب کے بعض اشعار کا مفہوم مجھ سے دریافت کیا تو مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ ان کے اساتذہ نے جو مفہوم ان کو بتایا ہے وہ بہت الجھا ہوا ہے۔ اور طلباء کا ذہن و دماغ آسانی سے اسے قبول نہیں کر سکتا۔ بناء بر آں مجھے خیال ہوا کہ غیر ضروری مباحث میں الجھے بغیر اگر سادہ الفاظ میں غالب کے مشکل اشعار کا مفہوم ظاہر کردیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔

(ن۔ س)

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا 8- فروری 1963ء

ہماری تاریخ

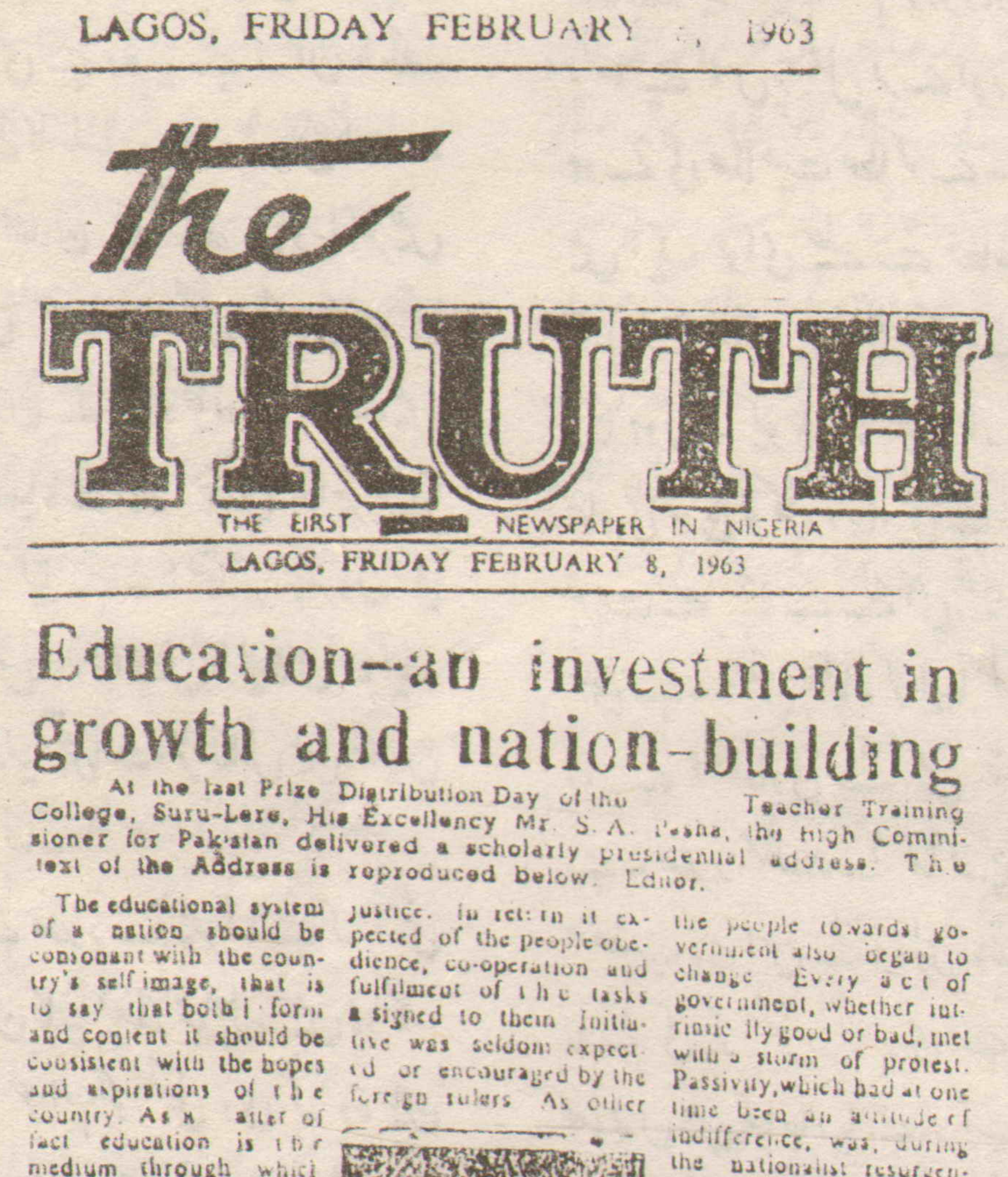

LAGOS, FRIDAY FEBRUARY , 1963

the TRUTH

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

LAGOS, FRIDAY FEBRUARY 8, 1963

Education--an investment in growth and nation-building

At the last Prize Distribution Day of the Teacher Training College, Suru-Lere, His Excellency Mr. S. A. Pasha, the High Commissioner for Pakistan delivered a scholarly presidential address. The text of the Address is reproduced below. Editor.

The educational system of a nation should be consonant with the country's self image, that is to say that both in form and content it should be consistent with the hopes and aspirations of the country. As a matter of fact education is the medium through which the nation's aspirations are generally realised. Education is one of the most important factors in the building up of a nation. Moreover, the evolution of education [illegible] attitude of the people towards nation-building activities. Unfortunately in the developing countries such as ours most of us have retained our attitude to public service and governmental activities of the [illegible] dependence [illegible] passive submission and [illegible] of the Govern- [illegible]

justice. In return it expected of the people obedience, co-operation and fulfilment of the tasks assigned to them. Initiative was seldom expected or encouraged by the foreign rulers. As other [illegible] nation-building activities [illegible]

the people towards government also began to change. Every act of government, whether intrinsically good or bad, met with a storm of protest. Passivity, which had at one time been an attitude of indifference, was, during the nationalist resurgence period, transformed into a weapon of resistance. Consequently most of the newly emergent countries of Asia and Africa have been left with two unfortunate [illegible] authority in public life, and the second, a spirit of indiscipline amongst the students. To add to these there is also a tendency of placing the self before the community [illegible] government and their relations to it. [illegible] understand

A. M. Bhatti

تعلیم قومی ترقی اور تعمیر میں سرمایہ کاری کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ بات ٹیچرز ٹریننگ کالج سورولیرے کی سالانہ تقسیم انعامات کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے ہائی کمشنر (متعین نائیجیریا) مسٹر ایس اے پاشا صاحب نے کہی۔ انہوں نے اس موقع پر ایک عالمانہ خطبہ صدارت دیا۔ انہوں نے کہا کہ نظام تعلیم کو قومی امنگوں اور ضرورتوں کا آئینہ دار ہونا چاہئے۔

خبر کے ساتھ ٹریننگ کالج کے پرنسپل مسٹر اے ایم بھٹی کی تصویر بھی شائع کی گئی۔

بقیہ صفحہ 4

یہ ہیں جو اب صدر کے سامنے آرہی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اب کئی ایسے فیصلے ہیں جو اہم معاملات سے تعلق رکھتے ہیں اور جو مجھی کو کرنے ہیں۔ گویا کہ پہلے فیصلوں کا بوجھ ان پر نہیں تھا۔ فیصلوں کا بوجھ دوسروں پر تھا۔ اور ان کا کام یہ تھا کہ دوسروں کے فیصلوں کا تجزیہ کریں اور جہاں ضرورت پیش آئے مزاحمت کریں۔ یہ بات بھی کوئی آسان نہیں۔ لیکن ملک کی بہبود کے لئے فیصلے کرنا اور درست فیصلے کرنا یہ اس سے بھی بڑی بات ہے۔ اور جو مشکلات اس طرح پیش آتی ہیں وہ ان مشکلات سے کہیں زیادہ ہیں جو جمہوریت کے استحکام کے لئے کی جاتی ہیں۔

گم ینگ سانگ کی یہ باتیں ہمیں پسند آئیں اور ہم نے چاہا کہ اپنے کالم میں ان باتوں کو ضبط تحریر میں لا کر اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کریں۔ پس ہم نے آپ کے لئے یہ باتیں تحریر کی ہیں۔

خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریا سے بچے

جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کر لیتا ہے خدا تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ جو کام تم چھپ کر خدا کے لئے کرو گے وہ مخفی رہے گا۔ ریا سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں۔ ریاکار کے دل میں کبھی ٹھنڈ نہیں پڑتی ہے جب تک کہ پورا حصہ نہ لے لے۔ مگر ریا ہر مال کو جلا دیتی ہے۔ اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریا سے بچے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممالکتی حالات - واقعات - شخصیات

فرانس کی طرف سے ایٹمی دھماکوں کا فیصلہ

فرانس کے نو منتخب صدر مسٹر یارک شیراک نے اپنا عہدہ سنبھالنے کے بعد عالمی سیاست پر جو پہلی بڑی انٹری دی ہے وہ یہ ہے کہ ان کا ملک ایٹمی دھماکے کرنے کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دے گا۔ ان کے اس اعلان کے ساتھ ہی دنیا بھر میں متعدد علاقوں میں سخت رد عمل شروع ہو گیا نیوزی لینڈ اور جاپان کے علاوہ کئی دیگر ممالک میں فرانس کے خلاف بیانات اور احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ احتجاجی بینروں کی عبارات میں فرانس کو بحرالکاہل کا شیطان کہا گیا۔ کیونکہ فرانس نے یہ تجربات بحرالکاہل میں شروع کرنے کا اعلان کیا تھا۔

اب فرانس کے صدر نے پھر کہا ہے کہ ایٹمی دھماکے کرنے کا ان کا یہ فیصلہ تبدیل نہیں ہو گا۔ انہوں نے اپنے عوام کو تسلی دی کہ وہ بین الاقوامی مظاہروں اور احتجاج سے پریشان نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی اسلحے کے ذخائر ہماری بقا کی ایک بہت بڑی ضمانت ہیں۔ انہوں نے اس تاثر کو بھی غلط قرار دیا کہ ان کے دھماکوں سے ایٹمی اسلحے کے پھیلاؤ میں مدد ملے گی۔

OOO

ارجن ٹائن کی قرارداد

ارجن ٹائن نے سیکورٹی کونسل میں ایک ریزولیوشن پیش کیا ہے اور اس کی پشت پناہی دیگر مستقل ممبروں نے بھی کی ہے۔ اس ریزولیوشن کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان ہندوستان اور ایران کے متعلق یہ کہا جائے کہ یہ اسلحہ کی دوڑ لگا رہے ہیں۔ یعنی نیو کلئر اسلحہ کی۔ اگرچہ عام طور پر ہندوستان اور پاکستان کی آپس میں مفاہمت اور ان کے دیگر دوستوں کی وجہ سے اس ریزولیوشن پر رائے شماری ملتوی کرنی پڑی۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ سیکورٹی کونسل کے دیگر اراکین کو پتہ چلا کہ چین نے اپنا موقف بدل لیا ہے اور اب اس نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر یہ ریزولیوشن رائے شماری کے لئے پیش کیا گیا تو وہ اسے ویٹو کر دے گا۔ اس میں کیا شک ہے کہ چین نہایت نیک نیتی کے ساتھ اپنے دوست ملکوں کی مدد کرتا ہے۔

OOO

ہمارا نظام تعلیم

صدر مملکت سردار فاروق احمد خاں لغاری نے کہا ہے کہ وہ ملک میں موجودہ تعلیمی طریقہ کار سے مطمئن نہیں ہیں کیونکہ یہ عوام الناس کی بہبود کے سامان مہیا نہیں کرتا۔ انہوں نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو احکام جاری کئے ہیں کہ وہ ایک ماہ کے اندر اندر کسی نئے سسٹم کی تجاویز پیش کریں وہ چاہتے ہیں کہ ہماری آنے والی نسلوں کے لئے ایسا تعلیمی سسٹم موجود ہو جو انہیں صحیح طور پر سوچنے، اس پر عمل کرنے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی صلاحیت عطا کرے۔ آپ فورٹ منرو میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ میں تعلیم کو سب سے زیادہ ترجیح دیتا ہوں۔ کیونکہ لاعلمی ہمارے دلوں کو اور ہماری سوچ کو کمزور بنا دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غربت سے بچنے کے لئے بھی تعلیم ہی ہمارے کام آ سکتی ہے۔ ہمیں طلباء کو ایسا علم دینا چاہئے جو کہ ہمارے اقتصادی حلقے میں ضروری سمجھا جاتا ہے۔ صدر مملکت نے کہا کہ چونکہ حکومت غیر متعصب ہے اس لئے وہ پس ماندہ علاقوں کو آگے لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور ایسا تمام صوبوں میں کیا جا رہا ہے۔ آپ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی کارگزاری تسلی بخش نہیں ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ حکومت کے ہسپتالوں میں دواؤں کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ یعنی مریضوں کو دینے کی بجائے بازاروں میں بیچ دی جاتی ہیں۔ اور اکثر ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ ڈاکٹر صاحبان اپنی ڈیوٹی کے اوقات میں وقت کا خاصا حصہ غیر حاضر رہتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ معزز شہریوں کی کمیٹی بنا دینی چاہئے۔ جو معاشرے کی کمزوریوں کو اجاگر کرے۔ یعنی حکومت جس طرح عوام الناس سے سلوک کرتی ہے اس میں اگر کوئی خامی ہو تو اس کی اطلاع دیں اور اسے دور کرنے کے طریق بھی۔

OOO

اسرائیلی وزیر کی خودکشی

اسرائیل کے ڈپٹی ڈیفنس منسٹر نے اپنے ریوالور سے خودکشی کر لی ہے۔ وہ کینسر سے بیمار تھے اور ڈاکٹروں نے ان کی کارکردگی پر کچھ پابندیاں لگا رکھی تھیں پہلے وہ چیف آف ملٹری سٹاف بھی تھے۔ اور جیسا کہ سب جانتے ہیں اس قسم کی زندگی ایکشن مانگتی ہے۔ انسان بیکار نہیں بیٹھ سکتا۔ اگر اس پر پابندیاں لگا دی جائیں تو وہ اسے اپنی موت کے مترادف سمجھتا ہے۔ چنانچہ تل ابیب میں اپنی کوٹھی کے باغ میں انہوں نے اپنے سر میں گولی مار کر اپنا کام تمام کر لیا اور ایک خط چھوڑ گئے کہ میں اس طرح کی زندگی بسر کرنی نہیں چاہتا۔ وہ ۱۹۸۴ء اور ۱۹۸۶ء کے درمیان سے لے کر کئی سال تک کینسر کا مقابلہ کرتے رہے۔ وزیراعظم یزک رابین ان کے قریبی دوست بھی تھے اور ان کے پاس بھی کیونکہ ڈیفنس کی وزارت وزیراعظم کے پاس ہے۔ انہوں نے اس موقعہ پر کہا کہ ہمارے ڈپٹی ڈیفنس منسٹر نے ملک کی جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

OOO

لینن کے مجسمے

ہنگری کے لوگوں نے لینن کے دو قد آدم مجسمے اپنے ملک میں گاڑ رکھے تھے۔ اب ان مجسموں کی ہنگری کے باشندوں کو ضرورت نہیں۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اگلے سال ان دونوں مجسموں کو واشنگٹن بھیج دیا جائے تاکہ فریڈم پارک میں انہیں رکھا جائے اور وہاں لوگ آکر انہیں دیکھیں۔ مقامی باشندے جو ٹاٹا بانیا اور زینا گر زیگ کے علاقوں کے رہنے والے ہیں ان کی یہ شدید خواہش تھی کہ یہ کمیونسٹ بت جو اب زوال کے گڑھے میں گر چکا ہے اس کے مجسموں کو فوری طور پر یہاں سے اٹھا دیا جائے۔ یہ ہنگری کے شہروں میں ۲۰ سال تک یعنی ۱۹۸۹ء تک موجود رہے۔ ان کا قد ر چار گز ہے اور یہ کانسی کے بنائے ہوئے ہیں۔ ۱۹۸۹ء کے بعد ان کی توڑ پھوڑ شروع کر دی گئی اور انہیں اٹھا کر سٹور میں رکھ دیا گیا۔

OOO

اردن سعودی تعلقات

اردن کے وزیر خارجہ عبدالکریم گابادیتی نے گذشتہ ہفتے کے روز کہا کہ سعودی عرب اور اردن کو اپنے تعلقات بہتر بنا لینے چاہئیں۔ آٹھ سالہ اختلافات کے بعد اب یہ ایک دفعہ پھر ایک دوسرے کے دوست بن جائیں۔ ۱۹۹۰ء میں جب خلیج کی جنگ لڑی گئی تھی اس وقت سے ان کے تعلقات کشیدہ ہیں۔ گابارتی گذشتہ ہفتہ کے روز ریاض پہنچے تاکہ وہاں افسران اعلیٰ سے گفت و شنید کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ عراق کی وجہ سے عمان اور ریاض کے تعلقات خراب ہو گئے تھے لیکن اب عمان اور ریاض دونوں چاہتے ہیں کہ تعلقات درست ہو جانے چاہئیں اور ہمیں آپس میں بھائی بھائی بن کر زندگی گذارنی چاہئے۔ گابارتی کا ریاض میں اس میٹنگ کے لئے جانا ایک بہت اچھا شگون سمجھا جاتا ہے۔

OOO

اسرائیل فلسطین بات چیت

گذشتہ ہفتہ کے روز تنظیم آزادی فلسطین کے ایک اہلکار نے کہا کہ صرف چند ایک اسرائیلیوں کی تشویش کی وجہ سے جو مغربی کنارے میں آباد ہیں فلسطین کے ساتھ جو معاہدہ ہو چکا ہے اس کی تاریخ کو آگے بڑھانا مناسب نہیں۔ فلسطین کو لوکل گورنمنٹ کے وزیر صائب اریکٹ نے اسرائیل کی مذمت کی اور وہ بھی ایسے وقت جب دونوں ایک بوگی میں گفتگو کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ یہ بوگی غازہ کے شمال کی طرف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل یہ کوشش کر رہا ہے کہ ہم ایک ایسے معاہدے پر دستخط کر دیں جس سے وہ ان آباد کاروں کو جو مغربی کنارے میں آباد ہیں خوش کر سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل کا اس نکتے پر زور دینا ان اصولوں کی خلاف ورزی ہے جن کے ماتحت سیکورٹی انتظامات کے فیصلے ہو چکے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی فیصلوں کو صحیح طور پر نافذ نہیں کیا جا رہا اور کسی نہ کسی وجہ سے ان باتوں کو جو اب تک ہو جانی چاہئیں تاخیر میں ڈالا جا رہا ہے۔

OOO

مصر سوڈان تعلقات

حسنی مبارک پر حبشہ میں حملے کے بعد مصر نے یہ تو کہا ہے کہ وہ سوڈان سے جنگ نہیں کرنا چاہتے لیکن اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ سوڈان کی حکومت دراصل حکومت کرنے کے قابل نہیں۔ مصر کے وزیر اطلاعات صفوات عشری نے ایک سرکاری اخبار میں چھپنے والے بیان میں کہا ہے کہ اس حکومت نے یعنی سوڈان کی حکومت نے اپنے آپ کو اس قابل ثابت نہیں کیا کہ اسے حکمران رہنے دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اب یہ اس قابل نہیں ہے کہ اسے مزید موقعہ دیا جائے۔ ۱۹۸۹ء میں اس حکومت نے ایک جمہوری حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا۔ اور یہ بات ان لوگوں نے کی تھی جو کرپٹ ہیں اور جو ملک کے وسائل کی لوٹ مار میں آگے آگے تھے۔ چنانچہ ایسا کرنے سے سوڈان کو دیگر عرب ممالک سے الگ کر دیا گیا۔ مسٹر عشری نے سوڈان کے متعلق جو حالات بیان کئے وہ افسوسناک ہیں اور کہا کہ یہ سب کچھ پریذیڈنٹ عمر حسن البشیر کی وجہ سے ہے۔ اور جو کچھ حسن البشیر کر رہا ہے اس کا اشارہ اس کے سرپرست لیڈر حسن الترابی سے ملتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ وہاں کی اقتصادیات ختم ہو چکی ہیں اور اندرونی استحکام کو بھی بہت بڑا دھچکا لگا ہے۔ انہوں نے یہ الزام بھی لگایا کہ سوڈان مسلمان شدت پسندوں کو اپنے ہاں جگہ دیتا ہے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں مصر کی اس وقت سب سے بڑی مشکل مسلمان شدت پسندوں سے نبٹنا ہے۔ ان لوگوں نے حکومت کے کئی افراد کو قتل کیا ہے۔ اگرچہ خود ان کے بھی کئی لوگ ہلاک ہو گئے ہیں لیکن سرکاری افسران پر اور خاص طور پر پولیس پر ان کے حملے جاری ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے انور سادات کی جان لی تھی اور اب وہ حسنی مبارک کی حکومت کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اور ایسا کرنے کے لئے وہ حسنی مبارک کی جان لینے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ ان مسلمان شدت پسندوں نے اسلامی حکومت قائم کرنے کے مطالبہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت تعلیم کے اعلانات

نوٹس داخلہ

○ سالڈ سٹیٹ فزکس میں ایم فل ڈگری سیشن ۹۷-۹۵ء

سنٹر آف ایکسیلنس سالڈ سٹیٹ فزکس پنجاب یونیورسٹی قائداعظم کیمپس لاہور نے ایم فل کورس (سالڈ سٹیٹ فزکس) دو سالہ (چار سمسٹر) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ کے لئے اہلیت:۔ ایم ایس سی (فزکس)

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳-۸-۹۵ مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ ۱۷-۷-۹۵ (رنگین صفحہ) ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ کیمیکل انجینئرنگ ایم ایس سی

○ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے کیمیکل انجینئرنگ میں ایم ایس سی ڈگری کورس کے لئے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

اہلیت:۔ کسی مسلمہ یونیورسٹی سے کیمیکل انجینئرنگ میں بی ایس سی (ڈگری)

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۷-۸-۹۵ مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ ۱۷-۷-۹۵ رنگین صفحہ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

امتحان فیڈرل پبلک سروس کمیشن

○ فیڈرل پبلک سروس کمیشن (BPS-17) میں بھرتی کے لئے مقابلہ کا امتحان مورخہ ۲۳- نومبر ۹۵ء کو بیک وقت ڈیرہ اسماعیل خان- فیصل آباد- حیدر آباد- کراچی- لاہور- لاڑکانہ- ملتان- پشاور- کوئٹہ- اور سکھر میں ہو گا۔ امتحان کے وقت امیدوار کی عمر کم از کم ۲۱ سال اور زیادہ سے زیادہ ۳۰ سال ہونی چاہئے۔

تعلیمی قابلیت:۔ کم از کم گریجوایٹ

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۰- اگست ۹۵ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ ۱۵-۷-۹۵ اور روزنامہ DAWN ۱۴-۷-۹۵ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

فیلو شپ

○ ایم بی بی ایس ڈاکٹرز جن کا انٹرنل میڈیسن (بشمول ہاؤس جاب) Ecps پارٹ ون میں کم از کم تین سالہ تجربہ ہو وہ شوکت خانم میموریل کینسر ہاسپٹل اینڈ ریسرچ سینٹر میں Oncology فیلو شپ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

درخواست فارم ہسپتال 7- اے بلاک آر-3 ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور سے بعوض یکصد روپے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-8-7 ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ 95-7-15 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

ڈی بی اے (ڈپلومہ آف بزنس ایڈمنسٹریشن) میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے طلبہ کے لئے مزید تعلیم کا ایک مفید کورس

○ میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے طلبہ کے لئے حکومت پنجاب نے ڈی بی اے کورس متعارف کروایا ہے۔ یہ کورس انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔ انٹر کے لازمی مضامین کے ساتھ بزنس ایڈمنسٹریشن اور کمپیوٹر کے مضامین بھی پڑھائے جاتے ہیں۔ آج کل اس کے داخلہ کے لئے مختلف اداروں کی طرف سے اعلان قومی اخبارات میں آرہے ہیں۔ میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے طلبہ درخواست دینے کے اہل ہیں۔ اس کورس کا تفصیلی تعارف یکم جولائی کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ طلبہ تفصیلات کے لئے یکم جولائی ۹۵ء کا الفضل ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

احمدی طالبات متوجہ ہوں

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون /کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف طالبات زیر تعلیم ہوں۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ میسر نہ ہو تو پھر مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ سے قبل حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لینی لازمی ہے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ فارم پر کر کے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت حضرت صاحب کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کر کے اسے پر کریں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں تا حضرت صاحب کی خدمت میں کیس پیش کیا جاسکے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ سرخشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نصراللہ خان صاحب ملی ہالینڈ کے پتے کا اپریشن ۲۴-۷-۹۵ کو ہو گا احباب کرام سے دعا کی درخواست دعا ہے۔

○ مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب ابن مکرم میاں عبدالعزیز صاحب آف چک نمبر276- ر-ب آف گھوکھوال عرصہ ڈیڑھ ماہ سے جگر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

○ مکرمہ راضیہ کنول صاحبہ بنت مکرم منظور احمد صاحب عامر دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ شوگر کی وجہ سے علیل ہیں۔ پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

نوٹس داخلہ گیارھویں کلاس ۱۹۹۵ء

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس (آرٹس و سائنس) میں داخلہ ۲۳- جولائی سے ۱۳- اگست ۹۵ء تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ داخلہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق میرٹ کی بنیاد پر ہو گا۔ فارم داخلہ کے ساتھ میٹرک کے سرٹیفکیٹ کی دو عدد مصدقہ نقول اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ کی ایک مصدقہ نقل دینا ضروری ہے۔ مخصوص نشستوں پر داخلہ کے لئے الگ فارم دینا لازمی ہے۔ فیصل آباد بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے میٹرک پاس کرنے والی طالبات بورڈ مائیگریشن سرٹیفکیٹ مہیا کریں۔

دفتر میں فارم داخلہ وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۰- جولائی ۹۵ء ہے۔ نامکمل فارم قابل قبول نہیں ہوں گے۔

فارم داخلہ و پراسپکٹس کالج سے دفتر کے اوقات میں مل سکتے ہیں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت- ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

قدر کرنا بھی سکھائیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، یہاں انگلستان میں بھی میں نے دیکھا ہے کہ پانی کا نقصان اور گرمی کا نقصان یہ دو ایسی چیزیں ہیں جو قوم میں عام پائی جاتی ہیں۔ کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ ہمارے خود پاکستان سے یہاں آکر جو بسنے والے ہیں۔ بے ضرورت ہیٹر جلاتے ہیں۔ بے ضرورت آگ جلتی رہتی ہے۔ اس کے اوپر پتیلی ہو یا نہ ہو۔ عورتیں پرواہ نہیں کرتیں۔ بے ضرورت پانی بہتے رہتے ہیں۔ اس سے بہت کم میں انسان اپنی ضرورت کو پوری کر سکتا ہے اور قومی طور پر جو فائدہ ہے وہ تو ہے لیکن بنیادی طور پر ہر انسان کو ان باتوں کی طرف توجہ دینے کے نتیجے میں اپنی اخلاقی تعمیر میں مدد ملتی ہے اور اس سے بچوں کی تربیت میں بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ بجلیوں کو دیکھ لیجئے۔ میں نے دیکھا ہے کہ گھروں میں لوگ بے وجہ بجلیاں جلتی چھوڑ جاتے ہیں۔ ریڈیو آن کیا ہے یا ٹیلی ویژن آن کیا ہے تو کمرے سے چلے گئے اور خالی کمروں میں بجلیاں بھی جل رہی ہیں، ریڈیو آن ہیں یا ٹیلی ویژن آن ہیں۔ کئی دفعہ میں اپنے گھر میں اپنے بچوں سے کہا کرتا ہوں کہ ہمارے گھر جن ہیں کیونکہ میں کمرے میں گیا، وہاں بجلی جل رہی تھی اور ٹیلی ویژن چلا ہوا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کوئی ایسی غیر مرئی مخلوق ہے جو آکر یہ کام کر جاتی ہے انسانوں کو تو زیب نہیں دیتا کہ اس طرح بے وجہ خدا کی ان نعمتوں کو ضائع کریں تو بارہا یہ دیکھا ہے۔ تربیت کرنی پڑتی ہے لیکن صبر کے ساتھ۔ بدتمیزی کے ساتھ نہیں اور یہ جو دو باتیں ہیں یہ اکٹھی چلیں گی۔ یعنی حوصلے کی تعلیم اور نقصان سے بچنے کا رجحان کسی قسم کا قومی نقصان نہ ہو۔ اس کے نتیجے میں اندرونی طور پر بھی آپ کی ذات کو آپ کے خاندان کو فوائد پہنچیں گے اور بڑے ہو کر تو اس کے بہت ہی عظیم الشان نتائج نکلتے ہیں۔ وہ لوگ جن کو چھوٹے چھوٹے نقصانوں کی پرواہ نہیں ہوتی۔ جب وہ تجارتیں کرتے ہیں تو اپنی طرف سے وہ حوصلہ دکھا رہے ہوتے ہیں کہ اچھا یہ ہو گیا، کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اچھا وہ نقصان ہو گیا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم اور آگے کما لیں گے۔ یہ جہالت کی باتیں ہیں۔ اچھے تاجر وہی ہوتے ہیں جو چھوٹے سے چھوٹا نقصان بھی برداشت نہ کریں اور حوصلے کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اپنے نقصان کو آنکھوں کے سامنے ہوتا دیکھیں اور روکنے کی کوشش نہ کریں۔........

(از خطبہ 23- نومبر 1989ء)

بقیہ صفحہ 6

کو اپنا نعرہ بنایا ہوا ہے اور بعض اوقات یہ سیاحوں کے خلاف بھی کارروائیاں کرتے ہیں کہ ان کے لباس اور ان کی حرکات و سکنات اسلام کے مطابق نہیں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم محمد محمود طاہر ایم اے ابلاغیات اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں اول آنے پر چیئرمین سینٹ جناب وسیم سجاد سے اورینٹ حمید نظامی یادگاری گولڈ میڈل لے رہے ہیں

خبریں

ربوہ : 19- جولائی- 1995ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے عہدے پر مسٹر منظور احمد وٹو برقرار رہیں گے۔ وزیراعظم کی زیر صدارت پی ڈی ایف کے اجلاس میں اتحاد کو برقرار رکھنے اور پنجاب حکومت میں اختلاف رائے ختم کرنے پر اتفاق کر لیا گیا۔ اس اعلیٰ سطحی اجلاس میں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ج) کے ارکان میں تلخی ہو گئی۔ بے نظیر اور حامد ناصر چٹھہ نے فریقین کو سمجھایا۔ مسٹر منظور وٹو نے یقین دلایا کہ جائز شکایات دور کر دی جائیں گی۔ پیپلز پارٹی پنجاب کی اعلیٰ شخصیات کی کوشش تھی کہ نیا وزیر اعلیٰ بنوایا جائے انہوں نے متبادل وزرائے اعلیٰ کے نام بھی پیش کئے۔ مگر وزیراعظم نے کہا کہ پی ڈی ایف معاہدے کے تحت وزارت اعلیٰ پنجاب' مسلم لیگ (ج) کے پاس رہے گی۔ پنجاب حکومت میں کشمکش ختم کرانے کے لئے یہ اجلاس بند کمرے میں قریباً اڑھائی گھنٹے جاری رہا۔ فیصل صالح حیات' ملک مشتاق اعوان اور مخدوم الطاف نے کھل کر شکایات پیش کی۔

○ وزیراعظم نے پی ڈی ایف کے اجلاس میں واضح کیا کہ سیاست کچھ لو اور کچھ دو کا نام ہے۔ اس وقت اقتدار کے نئے فارمولے پر غور کی ضرورت نہیں بلکہ پہلے سے طے شدہ فارمولے کے مطابق معاملات کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

○ وزیراعظم کی صدارت میں ایک اور اعلیٰ سطحی اجلاس میں کراچی کی صورت حال پر غور کیا گیا جس میں چاروں صوبوں کے گورنرز' سرحد اور سندھ کے وزرائے اعلیٰ اور ملک قاسم نے بھی شرکت کی۔ اس میں ایم کیو ایم کے مذاکرات کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ حامد ناصر چٹھہ ملک محمد قاسم اور دیگر شخصیات نے معاملات کو تشدد سے طے کرنے کی مخالفت کی۔ وزیراعظم نے کہا کہ حکومت کسی کے دباؤ میں نہیں آئے گی۔ کراچی میں دہشت گردوں کا خاتمہ کر کے دم لے گی۔

○ وزیر داخلہ میجر جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ دہشت گرد ونگ الطاف حسین سے الگ ہو جائے گا۔ انہیں احساس ہو گیا ہے کہ بعد میں دہشت گردی اور قتل و غارت سے چھٹکارا پانا بہت مشکل ہے۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر نے انکشاف کیا ہے کہ ایم کیو ایم مذاکراتی ٹیم کا ایک رکن مقدمات میں ملوث ہے۔ اگرچہ قانون سب کے لئے برابر ہے لیکن حکومت نے خیرسگالی کے جذبہ کے تحت اس رکن کو حراست میں نہیں لیا۔ حکومت کی خواہش ہے کہ ایم کیو ایم دہشت گردی چھوڑ کر سیاسی اور جمہوری عمل میں اپنا کردار ادا کرے انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم پر پابندی لگانے سے مسائل حل نہیں ہوں گے انہوں نے کہا کہ الطاف حسین کو انٹرپول کے ذریعے واپس لانے کا عمل طویل ہے جس میں کچھ وقت لگے گا پہلے الطاف حسین کو سزا یافتہ ثابت کرنا ہو گا۔

○ ایم کیو ایم کے لیڈر مسٹر الطاف حسین کہا ہے کہ مہاجروں کا بلوچوں یا کسی اور قومیت سے کوئی جھگڑا نہیں۔ حکومت کراچی میں لسانی فسادات کرانے کی گھناؤنی سازش کر رہی ہے۔ ایم کیو ایم کو مذاکرات کا بائیکاٹ کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ حکومت نے مذاکرات شروع کئے مگر ہمارے کارکنوں کی بڑے پیمانے پر گرفتاریاں اور ان کے گھروں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

○ وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ مذاکرات کامیاب ہو گئے تو بھی کراچی میں بحالی امن کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ الطاف حسین خود واضح نہیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ الگ صوبہ ان کی سوچ نہیں عوام کی متفقہ رائے ہے۔ ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ میں الگ صوبے کی بات نہیں کر رہا۔ ایسا سمجھنے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔

○ کراچی میں مذاکرات حوصلہ افزا ہیں۔ اس کے مثبت نتائج نکلیں گے یہ بات وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے ایم کیو ایم اور حکومت کے درمیان مذاکرات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی۔

○ ایم کیو ایم حقیقی نے لسانی فسادات کے خلاف مزاحمت کا اعلان کر دیا ہے۔

○ حکومت نے قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کو اسلام آباد میں سرکاری رہائش گاہ فراہم کرنے کا مطالبہ تسلیم کر لیا ہے۔ اور انہیں یہ بھی اختیار دے دیا ہے کہ وہ اپنی پسند کی رہائش گاہ کا انتخاب کریں۔

○ کراچی میں رینجرز کی چوکی پر زبردست فائرنگ کی گئی۔ اورنگی میں راکٹ سے حملہ کیا گیا۔ گل بہار میں سخت کشیدگی ہے۔ دہشت گردی کی وارداتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ فسادات کا رخ لسانی بنیادوں پر موڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے مختلف واقعات میں ۸۔ افراد ہلاک ہوئے جبکہ ایک ریٹائرڈ تھانیدار کو بھی قتل کر دیا گیا۔ ناظم آباد گل بہار اور نگی ٹاؤن اور بلدیہ ٹاؤن میں ہنگامہ آرائی سے ۵۔ افراد زخمی ہوئے۔ ایک بس کو بھی نذر آتش کر دیا گیا۔ مومن آباد تھانے پر مسلح افراد نے حملہ کیا پولیس نے جوابی فائرنگ کی۔

بچوں کی ادویات

	قیمت	
DWARFISHNESS COURSE	120/-	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	40/-	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	30/-	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	45/-	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	75/-	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	15/-	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20/-	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20/-	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار- ربوہ پاکستان
فون آفس: 771 کلینک: 606
سیلز: 211283 فیکس: 212299

احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مد تر احمد
3 تا 7 بجے شام

اعتماد کا نام
بہترین میٹریل اور شاندار رزلٹ کیلئے
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
اقصیٰ روڈ بوٹا مارکیٹ ربوہ
فون : EX : 211806

ہائی کوالٹی ڈش
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 211274
آزمودہ
گارنٹی شدہ